اسلام اور پاکستان کے خلاف اِک عالمی قانونی وار

اور اس کی واقعاتی و آئینی وضاحت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت نے دینِ اسلام کے مقابل نیا دین اور مذہب گھڑا، قادیانیت ہر اعتبار سے دینِ اسلام کے متوازی ایک جماعت ہے، اس لیے کہ انہوں نے قرآن کریم کے مقابل نئی کتاب، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل نیا نبی، حتیٰ کہ ہر دینی شعار کی جگہ جداگانہ شناخت اپنائی، لیکن مسلمانوں کو دینِ اسلام سے برگشتہ کرنے اور انہیں مرتد بنانے کے لیے خواہ مخواہ اپنے کو احمدی مسلمان کہلانے پر مصر ہیں، حالانکہ کسی ایک بات میں بھی یہ مسلمانوں سے اشتراک نہیں رکھتے، اس لیے پاکستان کی قومی اسمبلی نے تمام تر آئینی اور جمہوری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے قادیانی جماعت کو پورا پورا موقع دیا کہ وہ اپنا رشتہ مذہب اسلام سے ثابت کریں اور دیگر اسلامی فرقوں کی طرح ایک مسلمان فرقہ ہونا ثابت کریں، مگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے، جس کے بعد وطن عزیز کے آئین ساز ادارے نے قادیانی جماعت کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور ان کے لیے غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق مختص کردیئے۔

اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ آئین کو مانتے ہوئے پاکستان کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرتے، اُلٹا انہوں نے بین الاقوامی برادری میں پاکستان کو بدنام کرنے اور پاکستان کے لیے ہر مرحلہ پر مشکلات میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ حال ہی میں انہوں نے اقوامِ متحدہ میں ایک قرارداد دائر کی،

جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر نے کئی اعتراضات لگا کر اقوام متحدہ کو بھیجے، چونکہ یہ تمام تر کارروائی انگلش میں تھی، اس کا اردو ترجمہ قارئین بینات کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے، پہلے قادیانیوں کی قرارداد اور پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس قرارداد پر کیے گئے اعتراضات کو ملاحظہ فرمائیں:

''مؤرخہ ۶؍جون ۲۰۱۹ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک اجلاس میں قادیانیوں کی طرف سے ایک قرارداد جمع کرائی گئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ: ''احمدیہ مسلم کمیونٹی پاکستان میں بڑی مشکلات میں ہے اور ان کو مذہبی طور پر دھمکیاں دی جارہی ہیں اور ان کے خلاف نفرت انگیز باتیں کہی جارہی ہیں، جس کی وجہ سے دھمکیاں، خوف اور جان جانے کے خطرات پاکستان میں قادیانیوں کے لیے ہیں اور بہت ساری دفعات جو کہ رپورٹ نہیں اور پولیس نے جھوٹے کیس احمدیوں کے خلاف بنائے اور اس یقینی موت کی دھمکی کے سبب بہت سارے احمدی سیاسی پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ بعض احمدی سیاسی پناہ طلب کررہے ہیں، جیسے: یوکے، کینیڈا، امریکا اور بہت سے یورپی ممالک میں اور کچھ پاکستان کے احمدی ہیں۔ جب ۲۰۱۰ء میں لاہور میں حملہ ہوا، جس میں ۸۶ احمدی ۲ عبادت گاہ میں مار دیئے گئے۔ اس خوف سے بہت سارے قادیانی پڑوسی ملکوں سری لنکا، تھائی لینڈ اور ملائیشیا میں چلے گئے۔ کچھ کو وہاں ریفوجی کا حق دیا گیا، لیکن وہاں ان کو شہریت کا حق نہیں دیا گیا اور وہ عرصہ تیس سال سے اس امید پر وہاں رہ رہے ہیں، لیکن تھائی لینڈ اور ملائیشیا نے کہا ہے کہ ۱۹۵۱ء کے اقوام متحدہ کنونشن اور ۱۹۶۷ء کے پناہ گزین قرارداد کے مطابق نہیں ہیں اور ہم بغیر قانونی حیثیت کے پناہ گزینوں کو گرفتار کرلیں گے یا آپ کو واپس اپنے ملک بھیج دیں گے۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ ۱۲۰۰ احمدی پناہ گزین تھائی لینڈ میں ہیں، ان ممالک کو ہدایت دیں کہ ان کو پناہ دی جائے اور اس اپیل میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں ہماری عبادت گاہوں پر، ہمارے کاروبار پر آئے دن حملے ہوتے ہیں، ہمیں کاروبار کرنے کی آزادی نہیں ہے، انہوں نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ احمدی مسلم کمیونٹی کو ایک خصوصی حیثیت دی جائے جو کہ تیس سال سے مظلومیت کی زندگی گزار رہے ہیں اور احمدیوں کو مستقل بنیادوں پر خاص طور پر ستم رسیدہ مرد اور عورتوں اور بچوں کو تھائی لینڈ اور ملائیشیا میں مستقل شہریت دی جائے اور اس کے علاوہ بین الاقوامی برادری ہمیں اس مصیبت اور مظلومیت کا حل نکالنے میں مدد کرے۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل احمدیوں کا مقدمہ اولین طور پر اور یقینی بنائے، سری لنکا، ملائیشیا اور تھائی لینڈ میں مستقل شہریت کا بندوبست کرے۔ پاکستان توہین رسالت اور قادیانیوں سے متعلق قانون کو ختم کرے اور اقلیتوں کی مذہبی آزادی کا خیال کرے۔''

قادیانیوں کی اس قرارداد کے بعد اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر کی طرف سے اس قرارداد پر اُٹھائے گئے اعتراضات ملاحظہ ہوں:

"Coordination des Associations et des Particuliers pour la Liberte de Conscience"

کی تحریر کے جواب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اعتراضات جمع کرائے گئے۔ مذکورہ بالا ایک غیر سرکاری تنظیم ہے، جس کے پاس انسانی حقوق کی حفاظت سے متعلق ایک خاص مشاورتی درجہ ہے۔ ان کی تحریر کا ریفرنس نمبر ''اے/ ایچ آر سی/ این جی او'' بتاریخ چھبیس جون ہے۔

(Reference No:A/HRC/41/NGO/153-26 June 2019)

اپنی تحریر بتاریخ چھبیس جون، ریفرنس نمبر ''اے/ ایچ آر سی/ این جی او'' سے رجوع کریں، جو اقتصادی اور سماجی کونسل سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے متعلق جاری کی گئی۔ ہمارے اعتراضات مندرجہ ذیل ہیں:

۱:- آپ نے اپنی تحریر میں ''مسلم احمدیہ برادری'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں، جو کہ ہر اعتبار سے ایک نامناسب بات اور نامناسب الفاظ ہیں، کیونکہ آئینِ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل (۲۶۰-۳) میں مسلمان اور غیر مسلم کی اس طرح وضاحت کی گئی ہے:

''مسلمان اس شخص کو کہتے ہیں، جو اللہ رب العزت کی وحدانیت پر کامل ایمان رکھتا ہو، جو حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت والی صفت کو مکمل جانتا ہو اور اس پر کامل اور پختہ ایمان رکھتا ہو، جو اللہ کے آخری نبی ہیں، اور کسی بھی ایسے شخص پر ایمان نہیں رکھتا، اور نہ ہی اس کا اقرار کرتا ہے، بحیثیت نبی کے یا دینی مجدد کے، جو اپنے آپ کو محمد ﷺ کے بعد نبی مانتا ہو، اس بات کے ہر ممکن مطلب کے مطابق'' اور ''غیر مسلم اس شخص کو کہتے ہیں جو مسلمان نہ ہو، جس میں شامل ہیں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ مت یا پارسی برادری، کوئی شخص جس کا تعلق قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے ہو، جو اپنے آپ کو احمدی یا پھر کسی اور نام سے پکارتے ہوں، یا بہائی، یا کوئی ایسا بندہ جو ہندو برادری کی خصوصی (نچلے طبقہ کی) ذات سے تعلق رکھتا ہو۔''

لہٰذا اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے، بلکہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے، جبکہ انہوں نے اپنے آپ کو بحیثیت اقلیت طبقے یا اقلیت گروپ اندراج نہیں کروایا، لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین نے واضح طور پر احمدیوں کو ایک اقلیت کی حیثیت دی ہے۔

۲:- یہ کہ سن ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۰ء میں پاکستان میں دہشت گردی کے بہت سے واقعات

ہوئے اوران دوسالوں میں ۲۴۵ دہشت گرد حملے ہوئے۔ان میں سے ۵۷ حملے ملک بھر میں دینی اور مقدس جگہوں پر ہوئے ، اوران میں سے بھی صرف ۱۲ مقدس مقامات لاہور میں تھے، جن میں سے صرف ایک جگہ احمدیوں کی تھی، جس میں ۸۶ لوگ جاں بحق ہوئے، باقی سب مساجد تھیں، جن میں ۲۱۰ سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے۔ان سارے حملوں کی ذمہ داری تحریک طالبان پنجاب نے لی، لہٰذا یہ حملے احمدیوں یا قادیانیوں سے کوئی ذاتی دشمنی کا ثبوت نہیں پیش کرتے۔

۳:- یہ کہ ان احمدیوں کے متعلق جنہوں نے ملک سے فرار اختیار کیا، کوئی وضاحت پیش نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی اطلاع دی گئی، اور اب دوسرے ممالک میں پانچ ، چھ سال سے مہاجر کی حیثیت سے رہ رہے ہیں اور نہ ہی ان ممالک یا ریاستوں سے کوئی وضاحت یا اطلاع آئی ہے کہ فلاں احمدی ہمارے ہاں مہاجر کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہیں۔

۴:- یہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء، جس میں احمدیوں کو ایک اقلیت کہا گیا، حالانکہ احمدیوں نے اس طرح سے اپنا اندراج بھی نہیں کروایا، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا۔ احمدی آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶ کی مستقل اور بہت عرصے سے خلاف ورزی کررہے ہیں۔اس کے نتیجے میں پاکستان کی قابل احترام سپریم کورٹ، آئینی بنچ، نے احمدیوں کو اس خلاف ورزی سے آگاہ کیا ہے اور احمدی/ قادیانی اور لاہوری گروپ کو سپریم کورٹ نے آرڈر دیا ہے کہ وہ بمطابق آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان اپنا اقلیت کی حیثیت سے اندراج کروائیں۔

۵:- اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۳۶ اس بات کو وضاحت سے پیش کرتا ہے کہ ’’ریاست اقلیتوں کے قانونی حقوق اور مفادات کی حفاظت کرے گی، بشمول ان کی صوبائی اور وفاقی سروسز میں نمائندگی کے۔‘‘ لہٰذا پاکستان نے ہر اس شخص کو بڑی وضاحت سے اس کا حق دیا ہے، جس نے اپنے آپ کو پاکستان میں بحیثیت اقلیت اندراج کروایا ہے، لیکن احمدی/ قادیانی مستقل پاکستان کی قابل احترام عدالت سپریم کورٹ کے احکامات کا انکار کررہے ہیں۔

۶:- اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین آرٹیکل ۳۶ اقلیتوں کے حقوق کو مزید بڑھاتے ہوئے، ان کے حقوق کو اسلام کے اصولوں کے مطابق لاگو کرتا ہے، جو قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہیں۔ یہ چیز ان کے حقوق کو ایک مؤثر اوراطمینان بخش طریقے سے یقینی بناتی ہے، کیونکہ دنیا کا کوئی بھی قانونی نظام قرآن اور حدیث سے بہتر نہیں ہے، اوراس بات کا اضافہ کیا جاسکتا ہے کہ کوئی قانون بھی قرآن وحدیث کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔

۷:- پاکستانی حکومت نے آرٹیکل ۳۶ میں مزید ترمیم کی ہے، جس کے تحت اقلیتوں کے لیے

۲۴:- پاکستان اس بات کی یقین دہانی کراتا ہے کہ، احمدیوں/ قادیانیوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی، اگر وہ اس بات کی یقین دہانی کرادیں کہ:

’’وہ اپنے آپ کو بحیثیت اقلیت اندراج کروائیں گے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل۲۰ آرٹیکل۲۰ [بی] آرٹیکل۲۰ سائنوپسس سکشن۴ (۴-۲)، آرٹیکل ۳۶ آرٹیکل ۳۶ [۲] اور آرٹیکل۲۶۰ (۳) پرعمل کریں گے۔‘‘

’’وہ مسلمانوں کو ان کے دین سے گمراہ کرنا چھوڑ دیں گے اور مسلمانوں کے دین، اوراحمدیوں کی اپنی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل۲۰ سائنوپسس سکشن۴ (۴-۲) کی خلاف ورزی، کے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلانا چھوڑ دیں گے۔

وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶، ۳۶ [۲] اور ۲۶۰ [۳] اور پی پی سی ۱۹۸۰ء کے سیکشنز ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کی آئندہ خلاف ورزی نہیں کریں گے، اور کوئی اور ایسی خلاف ورزی نہیں کریں گے جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے خلاف ہو۔

منظور احمد میو راجپوت ایڈوکیٹ

معترض، منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

ہم اقوام متحدہ سے بھی درخواست کریں گے کہ وہ ان ممالک کو بھی اپنی جانب سے ہدایات دیں جو اُن کی پشت پناہی کررہے ہیں، اس لیے کہ یہ مسلمانوں کے دینی تشخص اور ان کے مذہبی عقائد کے تحفظ کا معاملہ ہے، جس میں غیر مسلم ممالک کی مداخلت یا مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت کی پشت پناہی سے مسلمان ممالک میں انتشار اور فتنہ وفساد پھیلنے کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے یہ قادیانی اور لاہوری حضرات آئینِ پاکستان کو مانتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت تسلیم کرلیں تو جھگڑا ہی ختم ہوجائے، کیونکہ ان قادیانیوں اور لاہوریوں کے علاوہ کسی اقلیت کو پاکستان سے یا مسلمانوں سے کبھی کوئی شکوہ یا شکایت نہیں رہی اور یہ شکایت ہو بھی کیسے سکتی ہے جب کہ ہمارا دین اسلام اقلیت کے حقوق کی ادائیگی کا درس دیتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو ہدایت دے اور اس بات کی توفیق دے کہ یہ لوگ خود مرزا قادیانی کے خود ساختہ مذہب سے لاتعلق ہوکر حضور اکرم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوجائیں۔ ان شاء اللہ! اس سے جہاں ان کی دنیا سنور جائے گی، وہاں ان کی آخرت بھی بن جائے گی، **وما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیز.**

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین